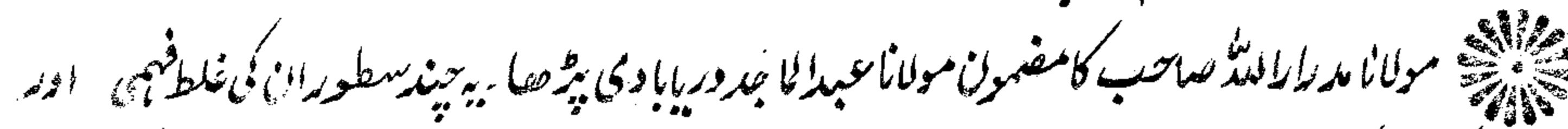


انتباع رسول ہی قرار دیا ہے۔ کیا مرتضیٰ غلام احمد قادریانی اپنے تمام دعاویٰ کے باوجود  
تبیع دین احمدی ہی تھے۔ اگر وہ اجرائے نبوت کے قائل تھے تو دریابادی صاحب  
کے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق مرتضیٰ قادریانی، اجماع امت کے مطابق زندیق اور اسلامی  
حکومت میں واجب القتل ٹھہر تے ہیں۔

مولانا مدری اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ — "بہر حال مرتضیٰ قادریانی اجرائے نبوت کا قائل ہے" — (حقیقت ۱۳۲۸)  
جب مرتضیٰ قادریانی اجرائے نبوت کا قائل ہے تو اس کے بارے میں یہ ناشر دینا کم وہ تبیع دین احمدی ہے، نہیں بلکہ  
نہیں تو اور کہا ہے۔ بلکہ یہ اپنے ہی قائم کردہ معیار کو نظر انداز کر کے مرتضیٰ کی صفائی پیش کرنے کی خطرناک  
کوشش ہے۔ تفسیر راجدی کے پڑھنے والے افراد، اس اقتباس سے یہی تاثر لیں گے کہ مرتضیٰ قادریانی تبیع دین  
احمدی تھے لا جوں دلکافتہ۔

آپ کے علم ہیں ہو گا۔ آپ سے زیادہ اور کسی علم ہو گا کہ جن دنوں پاکستان قومی اسمبلی میں قادریانیوں کے خلاف  
ملک بسریں چلنے والی عدالتی، انہی قادریانی تحریکیں کے نتیجے میں زور دار بخشنید ہو رہی تھیں اور کفر و اسلام کی  
یہ کوئی زش قادریانیوں (اور لاہوریوں) کو غیر مسلم قرار دئے جانے پر فتح ہوئی تھی۔ انہی دریابادی صاحب نے  
بھارت میں اپنے پرچے میں اس کے خلاف لقا۔ اس فریضے کے چند ماہ بعد الحق ہی میں دریابادی صاحب کا ایک خود  
نشانہ ہوا تھا، جو قادریانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے (اور اجماع امت کے خلاف رائے رکھنے) کا وشناء بری  
ثبوت ہے۔ آپ اس پروردی تحریک سے واقع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بخشی کہ باقی علماء کے ساتھ ساتھ  
مولانا یوسف بخاری کے معاون خصوصی کی جیشیت ہے آپ نے بھی اس معمر کے میں بھر پور حصہ لیا۔ اگرچہ علماء  
بہت پہلے قادریانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے تھے لیکن اس تحریک میں تو ہر سلک کے علماء نے آپ حضرات کا  
ساتھ دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کی مسامی کو بارہ اور کر دیا ہیوں قادریانیوں کے خلاف پوری صدی  
کی جدوجہد اپنے منطقی انجام کو پہنچی۔      ظفر جہازی، فیصل آباد

 مولانا مدری اللہ صاحب کا مضمون مولانا عبد الماجد دریابادی پڑھا۔ یہ چند سطور ان کی غلط فہمی اور  
تسنی کے لئے لکھ رہا ہوں۔ حقیقتاً مولانا دریابادی سے اس معاملہ میں لغزش ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائی  
ذمیل ہیں رسالہ "النور" ماہ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ تھا نہ بھوں کا مضمون نقل کر رہوں۔

السؤال۔ ازمولوی عبدالمجاحد صاحب دریابادی